REGD. NO. L-5154

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۱۱ ہجرۃ ۱۳۳۹ھ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۱۰۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۰ مئی بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ البتہ ٹانگ میں کچھ درد کی شکایت فرماتے رہے۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

جارحانہ طاقتوں کا مقابلہ کرنے کیلئے روسی فوجوں کو تیار رہنا چاہیئے

روس کے وزیر دفاع کا روسی فوج کے نام پیغام

ماسکو ۱۰ مئی روس کے وزیر دفاع نے روسی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ دنیا میں ایسی طاقتیں موجود ہیں۔ جو اسلحہ سازی کی دوڑ جاری رکھنا چاہتی ہیں۔ اور دوسرے ممالک میں فوجی اڈے قائم کر رہی ہیں۔ اس لئے روسی فوجوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر وقت تیار اور چوکس رہیں۔ — روسی وزیر دفاع مارشل لینر وسکی نے نازی جرمنی پر فتح حاصل کرنے کی سالگرہ کے موقعہ پر روسی فوج کے نام ایک پیغام میں یہ بیان دیا ہے۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق انہوں نے اس تقریب پر تقریر کرتے ہوئے مزید کہا کہ جارحانہ ارادے رکھنے والی طاقتوں کے عزائم کا مقابلہ کرنے کے لئے روسی فوجیں پوری طرح تیار ہیں۔ ہم نے کوشش کی تھی۔ کہ دنیا آئندہ جنگ سے بچی رہے۔ مگر یہ طاقتیں سرعت کے ساتھ پھر جنگ کو قریب لا رہی ہیں۔

دہلی میں کمیونسٹ چین کے جاسوسوں کے منظم گروہ کا انکشاف

وزارت خارجہ کی اہم دستاویزات چرا لی گئیں

نئی دہلی ۱۰ مئی چند دن پیشتر چینی ایجنٹوں نے وزارت خارجہ بھارت کے شعبہ چین سے بعض نہایت ضروری دستاویزات چرا لی تھیں۔ اب اس معاملہ میں جو مزید معلومات حاصل ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ دستاویزات خارجہ کے ایک ملازم نے چرا کر چینیوں کے حوالے کی تھیں تاکہ مسٹر چو این۔ لائی وزیر اعظم چین پنڈت نہرو سے بات چیت کرتے وقت انہیں استعمال کر سکیں۔ ہفتہ وار "لنک" کی اطلاع کے مطابق سب سے پہلے اس واقعہ کا انکشاف وزارت خارجہ کے شعبہ تاریخ کے ایک اعلیٰ افسر نے کیا کہ چار صفحات پر مشتمل ایک وضاحتی نقشہ ریکارڈ سے غائب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت نہرو کو اس چوری کا شبہ اس وقت ہوا جب وہ مسٹر چو این لائی سے بات چیت میں مصروف تھے۔ پنڈت نہرو کو یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کہ وہ جس کو بہت بڑا راز سمجھ رہے تھے چینی حکام اس کی جزئیات سے بھی پوری طرح آگاہ ہیں۔ پنڈت نہرو کے اس شبہ کی وجہ سے پرانے اور تاریخی کاغذات کی پڑتال کرائی گئی جس سے معلوم ہوا۔ کہ متذکرہ نقشے کے علاوہ کئی دوسرے کاغذات بھی گم ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ مرکزی دار الحکومت میں چینی جاسوسوں کا ایک منظم گروہ موجود ہے۔ جس میں نوجوان تحریک کے چند کارکن، چند عورتیں۔ ایک اینگلو انڈین رقاصہ اور ایک مقامی تاجر کی بیوی بھی شامل ہے۔

ترکیہ نے روس پر پرواز کی اجازت نہیں دی تھی

انقرہ ۹ مئی وزارت خارجہ ترکیہ نے اعلان کیا ہے کہ ترکیہ کی طرف سے امریکی طیارے کو روسی اڈوں کی معلومات حاصل کرنے یا کسی اور مقصد کے حصول کے سلسلے میں روس پر پرواز کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ترکیہ کی سرحد کو کوئی طیارہ عبور کر کے روس نہیں پہنچا۔

— لاہور ۱۰ مئی۔ ایوان صنعت و تجارت لاہور کے سیکرٹری کے اعلان کے مطابق لاہور میں عنقریب ایوان کے زیر اہتمام ایک صنعتی نمائش منعقد کی جائے گی۔

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر تبلیغ اسلام کے لئے نائیجیریا جا رہے ہیں

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ لبنان بشام مورخہ ۱۲ مئی بروز جمعرات ربوہ سے چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہوں گے وہاں سے ۱۷ مئی کو بذریعہ ہوائی جہاز نائیجیریا (مغربی افریقہ) بغرض اعلائے کلمۃ اللہ روانہ ہوں گے احباب وقت مقررہ پر سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کی فریضہ حج کے لئے روانگی

ربوہ ۱۰ مئی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے نائب وکیل التبشیر آج شام کو چھ بجے بذریعہ بس لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔ جہاں سے وہ فریضہ حج کے لئے روانہ ہوں گے احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں حج کی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

جامعہ نصرت کی ایک طالبہ کی نمایاں کامیابی

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ ثانوی تعلیمی بورڈ کی طرف سے سالانہ اردو مضمون نویسی کے مقابلہ کے امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جامعہ نصرت کی سال دوم کی طالبہ مبشرہ سلمیٰ بنت ڈاکٹر عبد العزیز صاحب اول آئی ہیں۔ اور یک صد روپیہ کے انعام کی مستحق قرار دی گئی ہیں جو کہ کتب کی صورت میں دیا جائے گا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے اور جامعہ نصرت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔ یاد رہے کہ گزشتہ سال جامعہ نصرت کی ایک طالبہ نے انگریزی میں دوسرا انعام حاصل کیا تھا۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر مرزا روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

خطبہ جمعہ

ایک زندہ قوم کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اپنے اعمال کی نگرانی کرتی رہے

عہدیداروں اور افرادِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ ایک معیّن پروگرام کے تحت اپنی کمزوریوں کو دُور کرنیکی کوشش کریں

والدین اس امر کے ذمہ وار ہونے چاہئیں کہ وہ اپنے بچّوں کو نماز پڑھائیں اور انہیں اسلام کے ابتدائی مسائل سکھائیں

نوجوانوں اور بچّوں کی تربیّت کی طرف خصوصیّت کے ساتھ زیادہ توجہ کی ضرورت ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ ستمبر ۱۹۴۹ء بمقام کوئٹہ

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ــــــ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں جماعت کو نہایت اختصار کے ساتھ اس امر کی طرف

توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ انہیں افراد کی اخلاقی نگرانی کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے تعلیم و تربیت کا محکمہ اول تو ہر جماعت میں ہوتا نہیں۔ اور اگر ہوتا ہے تو اس کے معنے صرف یہ سمجھ لئے جاتے ہیں کہ سال گذارنے پر رپورٹ کر دی جائے، کہ حضور ہماری جماعت میں بہت سی کمزوریاں ہیں۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کر دے۔ حالانکہ تعلیم و تربیت کے تو یہ معنے ہوتے ہیں کہ دیکھا جائے۔ جماعت میں کون کونسے عیوب پائے جاتے ہیں اور پھر ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ مختلف جماعتوں میں مختلف کمزوریاں ہوں گی۔ کسی جماعت کے افراد میں ہمدردی کم ہوگی۔ کسی میں مالی قربانیوں کے لحاظ سے کمزوری ہوگی۔ کسی جگہ نمازوں میں سستی ہوگی۔ پھر کئی گناہ ایسے ہوتے ہیں۔ جو بعض حالات میں زیادہ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً پارٹیشن کے بعد وقتی لوٹ مچائی گئی کہ اس کی اہمیت دلوں میں کم ہو گئی۔

سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو چاہیئے

کہ وہ ایک دوسرے سے مشورہ کر کے اس قسم کے تمام عیوب کو دُور کرنے کی کوشش کریں جو جماعت میں پائے جاتے ہیں خصوصاً نوجوانوں اور بچوں کی اصلاح کی طرف انہیں توجہ کرنی چاہیئے اور ماں باپ کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہرانا چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو نمازیں پڑھائیں چھوٹے چھوٹے مسائل سکھائیں۔ مثلاً ہاتھ دھو کر کھانا کھانا چاہیئے۔ الحمد للہ اور سبحان اللہ کے فقرات کہتے رہنا چاہیئے۔ تسبیح اور استغفار کی عادت ڈالنی چاہیئے اگر ایسا ہو جائے تو بڑی عمر میں ایمان اتنا مضبوط ہو جائے گا۔ کہ اگر انہیں کوئی ٹھوکر بھی لگے گی۔ تو وہ ٹھوکر ان کو بے ایمان نہیں کرے گی۔ یہ چیز ایسی ہے جس کا استدراج کے ساتھ تعلق ہے۔ انقلاب کے ساتھ نہیں۔ انقلابی حالات شاذو نادر آتے ہیں۔ باقی اوقات میں ہمیشہ بتدریج ترقی ہوتی ہے۔ انقلابی تغیر کے تو یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ سب کمزوریاں یکدم دور ہو جائیں لیکن استدراج یہ ہے کہ کبھی ایک کمزوری دور ہو گئی۔ تو کبھی دوسری اور یہ چیز جدوجہد اور محنت اور قربانی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

پس میں جماعت کے تمام دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس طریق کو اختیار کریں۔ اور

روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کریں

جب تمہاری حالت انقلاب کے ساتھ وابستہ نہیں۔ تو پھر انقلاب کے انتظار

کرنے کے کیا معنے۔ اگر تمہارے لئے انقلاب مقدر ہوتا۔ تو ایمان لانے کے فوراً بعد تمہاری حالت درست ہو جاتی۔ لیکن ہوا یہ کہ ایمان لانے کے ساتھ تم نے بعض کمزوریوں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ اور اب دوسری کمزوریوں کو تمہیں

محنت اور قربانی

کے ساتھ دور کرنا پڑے گا۔ ہر سکرٹری کو چاہیئے۔ کہ وہ جماعت کو بیدار کرے۔ اور جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ سکرٹری کو بیدار کرے۔ اور ایک معیّن پروگرام بنایا جائے۔ کہ فلاں فلاں کمزوریوں کی اصلاح کرنی ہے۔ اور رجسٹر بنائے جائیں۔ جن میں اس بات کا ریکارڈ رکھا جائے۔ کہ فلاں فلاں کمزوریوں کی اصلاح کر لی گئی ہے۔ اور فلاں فلاں کمزوریوں کی اصلاح باقی ہے۔ اسی طرح جماعت کے افراد کو نوافل اور تہجد پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ جماعت کے افراد سے ہمیشہ پوچھتے رہنا چاہیئے۔ کہ کتنے افراد ہیں جو تہجد پڑھتے ہیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے۔ کہ سستی بڑھتے بڑھتے ایک وقت ایسا آ جائے کہ فرائض اور سنن بھی ترک ہو جائیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی ایک بہن تھیں۔ وہ ان سے ملنے گئے۔ تو اس نے کہا بھائی مجھے تو ذکر الٰہی میں بڑا لطف آتا ہے۔ اس لئے میں نے نوافل کم کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ بات ٹھیک نہیں۔ نوافل بھی ذکر الٰہی ہیں۔ لیکن ان کی ایک معین صورت ہے۔ اور ان کا ترک کرنا میں پسند نہیں کرتا۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی خرابی پیدا ہو جائے۔ دوسرے جمعہ وہ پھر بہن کو ملنے گئے۔ تو اس نے کہا بھائی میں نے نوافل چھوڑ دیئے ہیں۔ اور وہ وقت بھی ذکر الٰہی میں ہی صرف کرنا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ جو لطف ذکر الٰہی میں ہے۔ وہ نوافل میں نہیں۔ بھائی نے کہا اب کے نوافل ترک کر دیئے ہیں۔ تو دوسرے وقت سنتوں پر بھی ہاتھ صاف ہوگا۔ اس نے کہا نہیں نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ تیسرے جمعہ پھر گئے۔ تو بہن نے کہا جو بات آپ نے کہی تھی وہ ٹھیک نکلی۔ مجھے اب سنتوں میں بھی وہ لطف نہیں آتا۔ جو ذکر الٰہی میں آتا ہے۔ بھائی نے کہا دیکھنا اب فرضوں پر بھی ہاتھ صاف ہوگا۔ چنانچہ اگلے جمعہ جب ملنے گئے۔ تو اس نے کہا میرا دل اب فرضوں میں بھی نہیں لگتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی

شیطانی حملہ ہے

انہوں نے قرآن کریم کی ایک آیت اسے بتائی۔ اور کہا کہ اس آیت کو مدنظر رکھ کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگو اس نے دعا مانگی۔ تو خدا تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا۔ کہ وہ حالت دور ہو گئی۔ دوسرے جمعہ جب بھائی ملنے گئے۔ تو بہن نے کہا۔ میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ میں نماز پڑھ رہی ہوں۔ جب میں نے سلام پھیرا۔ تو پاس ہی ایک بندر نظر آیا اس بندر نے کہا۔ میں نے تو تجھے نماز چھڑوا کے رہنا تھا۔ مگر تمہارا بھائی بہت چالاک نکلا۔ اور اس نے میرا داؤ چلنے نہ دیا۔ بھائی نے کہا وہ بندر شیطان تھا۔ جو تمہیں ورغلا رہا تھا۔ غرض جو شخص اپنے

اعمال کی نگرانی

نہیں کرتا۔ اس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ وہ گرتے ہوئے کہیں کا کہیں جا پہنچتا ہے۔ لیکن زندہ قوم کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کے اعمال کی نگرانی کی جائے۔ مثلاً اگر حرام خوری کی مرض کسی جماعت میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کی اصلاح کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کچھ مدت کے بعد دیانت اٹھ جائے گی۔ یا اگر کسی جماعت میں ظلم زیادہ ہوتا ہو۔ تو دیکھنے والے کہیں گے کہ ظلم میں کیا رکھا ہے۔ اگر یہ چیز بری ہوتی۔ تو فلاں عہدہ دار ایسا کیوں کرتا۔ غرض آہستہ آہستہ ایسے وساوس پیدا ہو جائیں گے۔ جو جماعت کی دینی حالت کو گرا دیں گے اور پھر اس کی اصلاح کے لئے لمبی اور متواتر جدوجہد کی ضرورت ہوگی وقت زیادہ گزر رہا ہے۔ ہمیں اس بات کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ لوگ زمانہ نبوی سے جتنا دور ہوتے جا رہے ہیں۔ انوار الٰہی کی بارشوں میں اتنا ہی وقفہ پڑ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ایک چوکس اور بیدار انسان کی طرح

اپنے فرائض کو سمجھو

اور اپنی اصلاح کو باقی تمام کاموں پر مقدم قرار دو۔ کہ اس میں تمہاری نجات ہے

ضروری گزارش

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ —

خاکسار کی تحریک پر احباب جماعت نادار مریضوں کے علاج کے لئے صدقہ کی رقوم بھجواتے رہے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس تحریک کے نتیجہ میں بہت سے غریب و نادار مریضوں نے جو اپنا علاج خود نہیں کروا سکتے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر اب احباب نے ایسی صدقات کی رقوم بھجوانی بند کر دی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں مجبوراً مستحق مریضوں کا علاج رقم نہ ہونے کے باعث بند کرنا پڑے گا۔ لہذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے بکرا وغیرہ کا صدقہ دیتے وقت ایسے مریضوں کا خیال رکھیں۔ اور رقوم فضل عمر ہسپتال میں بھجواتے رہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

طلبہ کو چاہیئے کہ وہ ایثار جفاکشی اور کشادہ قلبی کے اوصاف سے اپنے آپکو متصف کریں

تعلیم الاسلام کالج کے جلسۂ تقسیم اسناد میں مغربی پاکستان کے چیف جسٹس محترم ایم۔ آر کیانی کا خطبہ

مورخہ ، مئی ۱۹۶۰ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسۂ تقسیم اسناد میں مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے چیف جسٹس محترم جناب ایم۔ آر کیانی نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کا متن ذیل میں درج ہے:۔

صاحب صدر!

آپ نے میرے مکرر انکاروں کے باوجود جس تکرار کے ساتھ مجھے یہاں آنے کا اقرار لیا اس کا احساس رکھتے ہوئے میں شکریہ سے تو عاجز ہوں۔ شکریہ کا جواب قریباً ایک رسمی بدعتی ہو گیا ہے ایں کم سوچ رہا ہوں۔ سوچ رہا ہوں تو یہ کہ ان برخورداروں کو جو قومی زندگی کی دہلیز پر ہیں ایں کونسی نئی بات سنا سکتا ہوں؟ علی بابا اور چالیس چور، داستان امیر حمزہ ، یہ تو سنے ہوں گے۔ یہ بھی وہ پشت در پشت سنتے سنتے آئے ہیں کہ آپ قوم کا بے بہا سرمایہ ہیں یہ بھی کہ کسی دن آپ بہت بڑے آدمی بن جائیں گے۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے کسی بزرگ نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ محنت کرو انعام لو محنت کرو اکرام لو ، ہم تو اٹھارہ گھنٹے کام کرتے ہیں ، آپ آٹھ گھنٹے ہی کریں ، کیونکہ آپ ہم سے کچھ زیادہ جوان ہیں۔

غربت اور ثروت

ان سب باتوں کے بعد اتنا ہی کہنا رہ گیا ہے کہ آپ سب کے سب گورنر یا وزیر یا جج نہیں بن سکیں گے (ججوں کو کسر نفسی سے شامل کرتا ہوں) ہرچند کہ تقسیم ہند کے بعد ان عہدوں کے لئے جلد جلد باری آتی رہی ہے اور اس دنیاوی اعراف میں بھی قدرت مساوات قائم رکھنے پر مائل رہی ہے۔ بہتیرے آپ میں سے غریب عہدوں کے حامل ہوں گے ، اور اس لئے یہ کہنا رہ گیا ہے کہ:۔

گر بہ نکبت برسی پست نگردی مردی

یعنی غریبی آئے اور پھر بھی طبیعت میں پستی نہ آئے تو مانوں۔ لیکن اگر خدا کرے زندگی میں ثروت ملے اور مست نہ ہو تب مرد ہو ع

گر بدولت برسی مست نگردی مردی

زندگی میں کھیلوں کی اہمیت

اور جہاں آپ کو یہ کہا جاتا ہے کہ محنت کرو محنت کرو تو چونکہ آپ میں یہ حس کم ہر اس کی صورت پیدا ہو رہی ہو گی ، میں نعم البدل کے طور پر یہ کہوں گا کہ کچھ کھیلا بھی کرو ، تاکہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکو اور شاید کھیلتے کھیلتے یہ احساس پیدا ہو کہ دنیا تو کھیل کود ہے ذرا کام بھی کریں اور والد بزرگوار نے کوئی جائیداد چھوڑی بھی ہو تو ان کے آگے دس اور پیچھے بھی ہیں یہ کہنے سے تو کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ کہ ان کو کیوں اپنے گھر میں ایک فٹ بال ٹیم کی ضرورت پڑی ، اور جس طرح ہر صبح بلاناغہ دو بڑے پیالے چائے کے پیتے ہیں۔ اسی طرح ہر تیسرے سال میں بلاناغہ دو چھوٹے پیالے دودھ پینے والے بچوں کے لئے کیوں خریدتے رہے۔ تمہاری والدہ کی صحت ہمیشہ عورتوں کی صحت اس طرح اچھی رہتی ہے اور جب چار یا پانچ بچوں کے بعد ان کی جوانی بڑھاپے کی گود میں ڈھل گئی اور خوشقسمتی سے جوان رہے تو مجبوراً اور شادی کر لی تاکہ خداداد درجنوں میں اضافہ ہو۔

خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہونیکی تلقین

مگر اب تو اباجان کو لیکچر دینے سے کچھ فائدہ نہیں اس لئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو ویسے بھی اپنے پاؤں اپنے پاؤں ہیں اور ابھی تمہارے کچھ بھائی ایسے ہوں گے جو نابالغ ہیں ، اور اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اور تمہارا آخری بھائی جب پیدا ہوا تو اباجان ساڑھے اکاون سال کے تھے اس وقت تو حفیظ جالندھری کے ساتھ "ابھی تو میں جوان ہوں" پڑھتے تھے۔ مگر یہ خیال نہ ہوا کہ ۳½ سال کے بعد سرکاری طور پر بوڑھا ہو جاؤنگا اور یہ بچہ کیا اس درجن میں سے چار پانچ اور ابھی نابالغ ہوں گے۔ اس لئے میں نے دیکھا ہے کہ پہلے دو تین بچوں کو تو اچھی طرح تعلیم دیتے ہیں ، مگر بعد میں مالی استعداد کے کم ہونے پر قرآن شریف کی وہ آیات ان کو زیادہ نظر آنے لگتی ہیں۔ جو اللہ کے رازق ہونے سے متعلق ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے اور آپ کو بار بار کہا ہے کہ ہم نے زمین و آسمان کی پیدائش میں اور بارش کے زمین پر پڑنے میں ، اور اس کی وجہ سے سبزے کی روئیدگی میں نشانیاں پیدا کی ہیں ، ان پر غور کرو۔ نشانیاں تو یہ لوگ بھی ڈھونڈتے ہیں مگر اور طرح سے یعنی یہ بچہ نپولین بنے گا یا نہیں۔ اور کیا پتہ کہ اگلا ہی نپولین ہو۔ اسلئے جب تک نپولین نہ آئے رود نیل بہتا چلا جائے گا۔ مگر یہ نہیں سوچتے کہ نپولین رود نیل پر ہی پہونچ کر ختم ہو گیا تھا۔ ویسے ظاہراً واٹرلو تک پہنچا اور پھر یہ کیا ضروری ہے کہ نپولین آپ ہی کے گھر میں پیدا ہوا؟

اتنا کہکر مجھے مرزا بشیر احمد صاحب کے خوبصورت مضمون "خاندانی منصوبہ بندی" کا خوف پیدا ہوا انہوں نے یہ مضمون بڑی کاوش سے لکھا ہے۔ اور کم از کم مجھے اس کے پڑھنے سے یہ فائدہ ہوا ہے ، کہ میرے معلومات برتھ کنٹرول کے متعلق پہلی صدی ہجری تک پہنچ گئے ہیں۔ صاحبان! میں متنازعہ امور میں نہیں پڑتا البتہ بعض محتاط لوگوں کی طرح کہا کرتا ہوں کہ "آپ تو صحیح فرماتے ہیں مگر ......" اور کبھی کبھی اس "مگر" سے ایک پورا "مگر مچھ" نکل آتا ہے۔ اس مقام پر یہ مگرمچھ مرزا بشیر احمد صاحب کی اپنی ہی تصنیف میں انگڑائیاں لے رہا ہے یعنی

گویا بچے کے حمل میں رہنے اور دودھ پینے کا زمانہ قدرتی طور پر تیس مہینے ہونا چاہیئے اب آپ ۹ مہینے اور دس دن کا حصہ تو بدل نہیں سکتے دوسرا حصہ ایک سال آٹھ مہینے رہ گیا یہ تو جیسے کم پلسری ہو تو اس پر حد کیوں قائم کی جائے یعنی یہ کہنا عجب ہو گا کہ ایک سال آٹھ ماہ کنٹرول جائز ہے اسکے بعد ناجائز۔ یہ مسئلہ میں نے ضمناً نہیں چھیڑا اور نہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان مسائل میں سے ہے جو کالج کے طلباء کا درد سر نہیں ہونا چاہیئے۔ جس طرح ہماری زندگی کے بعد ایک بڑی چیز آنے والی ہے جسے آخرت کہتے ہیں اس طرح زندگی کے اندر بھی ہر چھوٹے معاملے کے لئے آخرت مقرر ہے مثلاً پڑھائی کے بعد امتحان اور اس کے نتائج اور جلی ہوئی روٹی کھانے کے بعد پیٹ میں درد اور اس چھوٹی آخرت کی خبر جو شادی کے نتیجہ میں واقع ہوتی ہے اگر آپ کو ابھی سے دی جائے تو آپ کو اس پر غور کرنے کا موقع مل جائے گا ، اور اپنے حالات کے مطابق ازدواجی زندگی کی تشکیل کر سکیں گے ورنہ جب تک آپ کو پتہ لگے کہ کیا ہوا تو بمصداق

چشم وا کرد و جہان دگرے پیدا شد

آنکھ کھولیں گے تو ایک نئی دنیا آپ کے گرد کھیلتی نظر آئے گی۔ پھر کوئی خاتون مسلم لیگ کی طرف سے۔ کوئی سوشل ویلفیئر کا سہارا لے کر ٹیلیفون کرے گی کہ فلاں کی تبدیلی اگر قصور یا نارووال نہ کی جائے تو ممنون ہونگی جب ان سے کہا جائے کہ عموماً نئے افسروں کو چھوٹی جگہ بھیجا جاتا ہے کیوں ان کے گھر بے چراغ ہوتے ہیں تو خاتون فرماتی ہیں ، کہ یہاں چراغ موجود ہے ، تین چھوٹے چراغ بھی ہیں بڑا مشکل ہو گا باہر جانا۔ ایک دفعہ تو مجھے کہنا پڑا کہ ہم نے صرف خاوند کو ملازمت میں لیا ہے

تربیت کا ضروری حصہ

بہرحال اس مسئلہ کو ضمنی سمجھیں یا ضروری میں یہ کہہ رہا تھا کہ آپ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور اسکے لئے کھیلنا بھی ضروری ہے۔ اور یہ صرف چار یا پانچ ٹیموں تک محدود نہ ہو بلکہ سب کھیلا کریں۔ مجھے دو تین ہفتے ہوئے کراچی سے آتے ہوئے ریل گاڑی میں ایک دوست ملا جو مجھ سے پندرہ سال چھوٹا ہے۔ وہ سمجھتا ہے سولہ سال چھوٹا ہے۔ شکل وصورت میں موٹا ہے۔ مگر وہ سکول اور کالج میں پڑھتا ہی رہا اور اب بھی یہی نظر آتا ہے کہ وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہے۔ عینک لگا کر سوچ بھی سکتا ہے۔ ویسے خود مانتا ہے کہ مجھ میں حرص نہیں مگر کھانے پینے کی چیزیں دیکھ کر آنکھیں چمکنے لگتی ہیں اور کنٹرول سے باہر ہو جاتا ہے۔ پھر چورن کھاتا رہتا ہے مجھے بھی چورن دیا ہے۔ چونکہ وہ سکول اور کالج میں کھیلا کودا نہیں۔ اس کی ٹانگیں تو موٹی ہیں۔ مگر گھٹنے کمزور ہیں۔ پیٹ نکلا رہتا ہے۔ اور وہ اسے دباتا رہتا ہے۔ کچھ دنوں بند گوبھی کھا لیتا ہے کچھ دنوں پتی کھاد۔ کہتا ہے۔ بند گوبھی سے ڈیلا پن آتا ہے۔ اور پتی کھاد سے رعنائی اس لئے پھولوں کے لئے پتی کھاد استعمال کرتے ہیں۔ میں نے بھی ایک دن بند گوبھی کھا لی۔ اور یہ حالت ہو گئی جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

اس لئے پتی کھا دتک نہیں پہنچا۔ اس کی حالت اور ہزارہا اور اس قسم کے بے ورزش انسانوں کی حالت دیکھ کر میں اصرار سے کہتا ہوں۔ کہ آپ جسمانی ورزش کو تربیت کا ایک ضروری حصہ سمجھیں ورنہ بعد میں پچھتائیں گے۔ اور بندگوبھی کھانی پڑے گی۔ یہ جو صبح صبح گوگ رڑکوں پر بھاگے پھرتے ہیں یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ سکول اور کالج کے زمانہ میں مرزا پھویا بنے رہے۔

علی گڑھ کا ایک یادگار کردار

مرزا پھویا پرانے علی گڑھ کا ایک کردار ہے۔ بلکہ اس کی یادگار ہے۔ وہ گھر میں کچھ نخرے سے پلا تھا نزاکت اس نے اپنے اردگرد سے پیدا کرلی، کالج تک پہنچتے پہنچتے اچھا خاصہ نازو غیرہ بن گیا تھا۔ گھر کو خط لکھا کرتا کہ کالج میں کوئی جانا نہیں کہ سر میں روغن بادام ملے۔ چارپائی سخت ہے۔ ہو سکے تو گھر سے اور بھیج دو۔ کرسی کی سیٹ بھی لکڑی کی ہے علاوہ مغز کنجشک ختم ہو رہا ہے۔ سمجھ نہیں آتی کہ اس کے بغیر الجبرا کس جبر سے پڑھوں گا۔ الغرض اس کا نام مرزا پھویا مشہور ہوگیا یہ میرے دوست جس کا ذکر ہوا اس قسم کے مرزا پھویا تو نہیں جو روغن بادام سر پر ملنے کا سوچیں انہیں اگر روغن بادام ملے۔ تو کھالیں گے۔ سر پر ضائع نہیں کریں گے۔ مگر ایک قسم کا مرزا پھویا وہ بھی ہے جو ورزش نہیں کرتا۔ اور شام کو نفیس کپڑے پہن کر بال بنا کر نکلتا ہے اور زمین پر نرم نرم قدم رکھتا ہے، تاکہ زمین کو دکھ نہ ہو۔ یہ اگر دنیا میں کامیاب بھی ہو جائے تو اپنے لئے ہی کامیاب ہوگا۔ زندگی میں نرم نرم قدم رکھے گا اور کہے گا۔ آہستہ بخرام بلکہ مخرام آہستہ قدم رکھو۔ بلکہ قدم ہی نہ رکھو۔ پالکی پر بیٹھو۔ یا رکھئے یہ پالکی والے لوگ چیزوں کی باگ ڈور نہیں سنبھال سکتے کیونکہ پالکی کے باگ ڈور نہیں ہوتے ان کو اور لوگ چلاتے ہیں آپ مرزا پھویا بننے سے گریز کریں۔

تعلیم الاسلام کالج کی فضا

ویسے مجھے تعلیم الاسلام کالج کی فضا میں مرزا پھویا بننے کی زیادہ گنجائش نہیں نظر آتی۔ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے "مختصر تعارف" میں جو کہا ہے۔ کہ گو ۱۹۴۷ء کے بعد اس کالج کی ابتدا ایک ڈائری فارم کی عمارت سے ہوئی تھی جس کا نچلا حصہ ایک اصطبل کا سا رنگ رکھتا تھا۔ تاہم اس وقت کے لئے پٹے طلباء نے سختیاں خندہ پیشانی کے ساتھ سہیں۔ اس سے مجھے بہت تسکین ہوئی ہے۔ اور اگرچہ وہ طلباء اب چلے گئے ہیں آپ انکی روایات سامنے رکھ کر چلیں آپ اب بھی اس ڈیری فارم کا تصور دل میں رکھیں۔ جو محض اس لئے چلایا جاتا ہے کہ دیگر لوگوں کے لئے سفید چیزیں دودھ اور مکھن کی قسم سے تیار کی جائیں آپ اپنی ذات کے علاوہ دیگر لوگوں کے لئے مفید بننے کی کوشش کریں۔ اصطبل کا تصور بھی اچھا ہے۔ لوگ اصطبل کا سوچ کر گوبر کا بھی سوچ سکتے ہیں۔ گھوڑوں کا بھی لوگ کہتے ہیں یہ مکان تو نہیں اصطبل ہے۔ لوگ کسی چیز کا برا پہلو زیادہ دیکھتے ہیں آپ اچھا پہلو دیکھا کریں۔ ہر چیز کا ذکر اس کی ہمت کے برابر ہوتا ہے اگر گھوڑا اچھا نہ ہوتا تو زبان میں گھوڑوں سے متعلق محاورے حسین کردار کے معنوں میں نہ استعمال ہوتے گوئے چوگان کا تصور بغیر گھوڑے کے مشکل ہے۔ اسپ تازی سعدی کے وقت سے یوں استعمال ہوا ہے کہ اگر اچھی نسل کی چیز کمزور بھی ہو تو بری نسل کی چیز سے اچھی ہوتی ہے۔

اسپ تازی اگر ضعیف بود
ہمچناں از طویلہ خر بہ

اور گدھے کو خود بھی یہ احساس ہے کہ گھوڑا مجھ سے بہتر ہے بحیرہ روم کے ساحل پر ایک دن ایک گدھے کی ملاقات ایک فورڈ موٹر گاڑی سے ہوئی۔ یہ پرانی فورڈ کا ذکر ہے جو اس وقت موٹروں میں ناقص تصور ہوتی تھی۔ گدھے نے فورڈ سے پوچھا آپ کون ہیں فورڈ نے کہا میں موٹر کار ہوں۔ گدھا ہنس کر بولا۔ میں گھوڑا ہوں۔ اسی طرح سبک رفتار کا لفظ اور سمندِ ناز تو اعلےٰ پائے پر ہے۔ ناز و کرشمہ کو سمند سے تشبیہ دے کر اسے تازیانہ لگا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ:-

"سمندِ ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا"

پس اگر صنفِ نازک کے اوصاف کی تشبیہ بھی گھوڑے کے اوصاف سے کی جاتی ہے۔ تو گھوڑا اچھا ہی جانور ہوگا۔ ورنہ شتر غمزہ اور خر دماغ جیسے لفظ بھی تو رائج ہیں۔

عرب کا ایک سفیر

یہ سارے شتر غمزے اصطبل کے ذکر سے پیدا ہوئے جس اصطبل سے آپ کی ابتدا ہوئی ہے۔ اس کو نہ بھولئے گا۔ اب تو آپ یوں بھی نہیں بھولیں گے۔ مجھے عرب کا ایک پرانا قصہ یاد آیا۔ غالباً خلفائے راشدین کے زمانہ کا ذکر ہے۔ عرب کے ایک سفیر کے متعلق جو کسی غیر ملک میں تھا۔ خلیفہ کو شکایت پہنچی کہ شان و شوکت کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ لباس حریر پہنتا ہے۔ خلیفہ نے ایک خاص آدمی دریافت کے لئے بھیجا تو اس نے دیکھا کہ واقعی ابریشم کی قبا اوڑھے ہے۔ ایلچی نے اپنے آنے کا مدعا بتایا تو سفیر نے ابریشم کی قباد کا ایک گوشہ اٹھا کر دکھایا کہ نیچے گدڑی پہنی ہوئی ہے۔ اور یوں تشریح کی کہ "عادت تو میری وہی گدڑی کی رہے گی مگر ضرورت وقت سے ریشم پہنا ہے تاکہ یہاں کے درباری یہ نہ کہیں کہ عرب والے خرقہ پوشی جاہل ہیں۔" ممکن ہے یہ قصہ صرف مجازی حیثیت رکھتا ہو اور بہر حال میں آپ سے یہ نہیں کہوں گا۔ کہ آپ پتلون کے نیچے بھی ڈھائی گز چادر باندھا کریں۔ آپ کا دل خرقہ پوش ہے تو کافی ہے اور یہ خرقہ پوشی بڑے عہدوں میں زینت بخشتی ہے۔ چھوٹے عہد سے تو خود خرقہ پوش ہیں

تربیت کا اصل زمانہ

کالج کے زمانہ کو آپ ایک مقفل صندوق کی طرح آئندہ زندگی سے علیحدہ نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ جو عادتیں آپ یہاں بنائیں وہ مستقبل میں آپ سے علیحدہ نہیں ہوں گی۔ یہ برفانی پہاڑوں کی ندی جو آپ کے منبع سے جاری ہے۔ آپ کے ساتھ ریت کے ٹیلوں میں بھی جاری رہے گی۔ یہ غلط ہے کہ آپ کو اچھا کاروبار مل گیا، تو عادتیں خود بخود اچھی ہو جائیں گی۔ اتنا ضرور ہوگا۔ کہ آپ کے عیب دولت میں چھپ جائیں گے۔ چنانچہ ایک بزرگ نے کہا۔ کہ دولت خدا تو نہیں۔ مگر بخداوہ خدا کی طرح ستارِ عیوب ہے۔ اور قاضی الحاجات ہے۔ اور زندگی میں بیشتر حصہ اُن لوگوں کا ہے۔ جو اس طرح ظاہری خوش خرامی کے ساتھ صبح کرتے ہیں اور شام کرتے ہیں۔ اور عمر یونہی تمام کرتے ہیں۔ مگر چند ایک ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کی پیشانی آپ لوگ پہچان لیتے ہیں۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان پیشانیوں میں آپ کو کیا نظر آتا ہے۔ دل ہی کو سمجھ آتی ہے۔ ان لوگوں کی تعداد میں آپ اضافہ کریں۔ ان پیشانیوں کی تعداد میں اللہ تعالےٰ نے جمہوریت کا اصول نہیں رکھا نہ دو سو گدھوں کے مغز سے ایک انسان کا مغز بنتا ہے۔ نہ دو ہزار خوش خراموں کے صبح شام کرنے سے ایک اہل فکر پیدا ہوتا ہے۔ میں نے غلط کہا کہ اس جگہ جمہوریت کا کا اصول نہیں رکھا۔ میرا مطلب مساوات کے اصول سے تھا۔ جمہوریت تو اس طرح یہ ہوئی کہ وہ دو ہزار خوش خرام جب ایک آدمی کو پیشانی سے پہچان لیں گے۔ تو اسی کی متابعت کریں گے۔ اور اس کو ووٹ دیں گے۔ جب میں کہتا ہوں کہ آپ ان کی تعداد میں اضافہ کریں تو میرا اصل مدعا یہ ہے۔ کہ بہت چیزوں کی نشوونما اس فضا سے ہوتی ہے۔ جس میں وہ پلتے ہیں۔ اس کو آج کل اردو میں ماحول کہتے ہیں۔ میں غلطی سے بعض دفعہ لاحول کہہ دیتا تھا۔ مجھے ماحول کا لفظ یاد نہیں ہوتا تھا۔ مگر لاحول کے رستے نے کچھ جنسی نزاکت پیدا کردی اور کچھ معنوی بھی۔ کیونکہ بعض ماحول ایسے ہوگئے ہیں۔ جن کو دیکھ کر لاحول پڑھنا پڑتا ہے۔ جیسے طالب علموں کے لئے مرزا ناصر احمد صاحب کے الفاظ میں "لاہور کی مسموم فضا" جس کا ذکر بھی انہوں نے اپنے مختصر تعارف میں کیا ہے۔ اور جس کی وجہ سے یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس کالج کو لاہور سے یہاں منتقل کیا جائے۔

اب جیسی فضا انہوں نے اور ان کے سٹاف نے یہاں بنائی ہو ان کی دوربینی اور دانشمندی پر منحصر ہے کیونکہ لڑکے تو گیلی مٹی کی طرح ہیں۔ جیسے سانچے میں ان کو ڈالا جائے۔ ویسی شکل اختیار کرلینگے لیکن میں نے ایک اینٹ بنانے والے سے جس کی اینٹیں بدصورت ہوتی تھیں اور نہ

زیادہ تر ٹونٹی سنا کہ یہ مٹی کا قصور ہے۔ اس میں وہ چکنا ہٹ نہیں جس سے قوام پیدا ہوتا ہے میں نے کہا کہ وہ چیز اس میں ڈالو نا جس سے چکنا ہٹ پیدا ہوتی ہے اس نے کہا وہ نزدیک سے دستیاب نہیں ہوتی اور خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ میں مرزا ناصر احمد صاحب سے امید رکھتا ہوں کہ اگر بعض طالب علموں کی مٹی میں ذرا بھی چکنا ہٹ نہ پائیں تو اس کی کمی محنت اور تربیت سے پوری کر لیں گے۔

دینے سٹاف کی بھی اس طرح تربیت کریں گے کہ وہ میرے اس پرانے استاد کی یاد نہ تازہ کریں جو کلاس میں دینی مقدس ٹانگیں میز پر رکھ لیتا تھا اور جن ٹانگوں کو ہیڈ ماسٹر کبھی خاموشی سے اندر آ کر میز سے کٹا کر نیچے رکھ دیتا تھا اور جب تک وہ اپنی ٹانگوں کی گنتی کرے کہ ٹھیک تعداد میں اتری ہیں یا نہیں۔ ہیڈ ماسٹر اسی خاموشی کے ساتھ دوسرے دروازے سے باہر نکل جاتا تھا۔ استاد جی اب ٹانگ پہ ٹانگ جما کر شاگردوں سے کہتے پڑھو ہم نے روزی حلال کرنی ہے اور یہ ٹانگوں کو میز کے نیچے دھرنا کونسی ہیڈ ماسٹری ہے۔ ہمارے ملک کے شمال مغربی اطراف میں کسی چیز کو ذبح کرنا ہو تو کہتے ہیں اس کو حلال کرو۔ آپ سے استدعا ہے کہ استاد جی کی طرح روزی کو حلال کر کے تعلیم و تربیت کو ذبح نہ کریں۔ اس فضا کو فراخ کر دیں تاکہ لڑکوں کے سینے کھل جائیں۔ اس طرح کی درسگاہوں پر بعض دفعہ یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ بیگانگی سکھاتے ہیں۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں ؎

کریں گے اہل نظر بستیاں نئی آباد

مگر آپ اس اعتراض بیگانگی کے نہ پیدا ہونے کو اپنا پہلا اصول تعلیم بنائیں تاکہ جب آپ کے طالب علم اس محدود جگہ کو چھوڑ کر زندگی میں قدم اٹھائیں تو لوگوں کو محسوس ہو کہ یہ کسی خاص تربیت گاہ سے آئے ہیں۔ یہ جفاکش بھی ہیں۔ ایثار کا مادہ بھی رکھتے ہیں اور ان دو نوجوانوں سے بڑھ کر یہ کہ تنگ دل نہیں ہیں۔ ؎

چیر پر چیں زجنبش ہر خس نمی زنند
دریا دلاں بہ آب گہر ارمیدہ اند

چیمپین شپ کا خصوصی امتیاز

ان کے دل دریا جیسے ہوں جن میں موتی کا پانی بہتا ہو اور ہر تنکے کے گرنے سے ان کی پیشانی پر بل نہ پڑیں۔ یہ صرف تعلیم الاسلام کالج کے نہیں، بلکہ پاکستان کے ہیں صرف پاکستان کے نہیں بلکہ دنیا کے ہیں اور اس لئے میں یہ دیکھ کر زیادہ خوش ہوا ہوں کہ اس کالج میں تقریباً ۵۰ فیصدی اس گروہ کے نہیں جس کا ربوہ سے خاص تعلق ہے۔ مگر اس گروہ کا جذبہ ایثار دیکھ کر میں تعریف کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔

آپ کے گذشتہ نتائج یونیورسٹی کی اوسط سے بہتر ہیں۔ مگر میں محض سالانہ نتائج پر نہیں جاتا۔ میں دس بیس سال کا نتیجہ دیکھنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ سنا ہے کہ آپ کا کالج کشتی رانی میں کئی سال سے یونیورسٹی چمپئین ہے۔ یہ کشتی رانی جاری رکھے گا۔ ہماری کشتی کبھی بھنور کے قریب جانے لگتی ہے۔ کبھی اس میں سوراخ ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں تو اس کے چپو مرمت میں رہتے ہیں۔ جب آپ کی باری آئے تو اس طرح چلائیں جس طرح چمپین چلایا کرتے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور

تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی عمارت کے لئے چندہ کی اپیل

اکتوبر ۱۹۵۹ء میں لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت جلد از جلد بنائی جائے۔ جس کے لئے ناظر صاحب بیت المال سے سال رواں میں مبلغ بستیس ہزار کی رقم جمع کرنے کی منظوری حاصل کر لی گئی تھی۔

جن لجنات کی نمائندگان اس وقت موجود تھیں انہوں نے اپنی اپنی لجنہ کی طرف سے وعدہ جات لکھوا دیئے تھے اور وعدہ کے مطابق ادائیگی کر دی ہے۔ باقی تمام لجنات کو فارم وعدہ جات چندہ اور اپیل چندہ بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہ مہربانی تمام لجنات وعدہ جات بھی بھجوا دیں اور وصولی کا انتظام بھی کریں تاکہ عمارت جلد از جلد شروع کی جا سکے۔

یہ چندہ صرف مستورات کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ جماعت کے مردوں کو بھی اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ اس سکول میں لڑکے بھی دس سال کی عمر تک تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا تھا کہ جو فرد یا عورت ڈیڑھ صد کی رقم ایک سال کے اندر اندر ادا کریں۔ ان کے نام عمارت پر لکھوائے جائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت ہے

نظارت بیت المال ربوہ کے لئے تین جونیئر انسپکٹران بیت المال کی ضرورت ہے جن کا کام مقامی جماعتوں کے بجٹوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔ امیدوار کے لئے خوشخط کی قابلیت اور حساب و کتاب میں مہارت رکھنا ضروری ہے۔ عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک ہو۔ کم از کم تعلیمی قابلیت مولوی فاضل یا میٹرک پاس ہو۔ حساب کتاب کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ ۵۰-۳-۸۰ کے گریڈ میں ۵۰/- روپے اور علاوہ مہنگائی الاؤنس۔ جس کی موجودہ شرح ۲۵/۰ روپے ماہوار ہے دی جائے گی۔ تقرری فی الحال عارضی ہوگا اور اچھی کارکردگی پر مستقل ہو سکیں گے۔

خواہشمند احباب مقامی جماعت کے عہدیداران کی سفارش سے درخواستیں بھجوا دیں۔ تمام درخواستیں ۱/۴ تک نظارت بیت المال میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

---

(۲) حیدر آباد ڈویژن میں تحریک جدید کے فارم محمد آباد کے سکول میں ایسے دو استادوں کی آسامیاں خالی ہیں جو سائنس۔ ڈرائنگ اور فزیالوجی کے مضامین پڑھا سکتے ہوں۔ تعلیمی قابلیت بی۔ ایس۔ سی یا بی۔ اے ضروری ہے۔ تنخواہ و مراعات حسب لیاقت و تجربہ دی جائیں گی۔ ملازمت اور خدمت سلسلہ کے خواہشمند احباب تہ ذیل پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ)

---

(۳) جامعہ نصرت میں ایک دیانتدار اور محنتی چوکیدار کی ضرورت ہے۔ جو معمولی اردو پڑھنا لکھنا جانتا ہو۔ عمر پچاس پچپن کے درمیان ہو

گریڈ (۴۰-۱-۳۰) ۲۵ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ ملازمت کے خواہشمند احباب اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواستہائے دعا

عزیزم عبدالرحیم صاحب اس سال F.S.C کا امتحان دے رہے ہیں۔ اور عزیزم طاہر احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (منور احمد ملک فضل عمر ریسرچ ربوہ)

(۲) میرا چھوٹا لڑکا عزیز عبدالحی بی۔ اے۔ ایف کورنگی کریک کراچی میں ایپرنٹس کا فائنل امتحان دے رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (ماسٹر محمد مولا داد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ)

مسجد احمدیہ موضع چھنیاں کا سنگ بنیاد

مورخہ ۱۳/۳/۶۰ بروز جمعۃ المبارک صبح ۷ بجے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم تعلیم وقف جدید مسجد احمدیہ موضع چھنیاں کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ ربوہ کے جملہ احباب و بزرگان سے درخواست ہے کہ وہ دعا میں شمولیت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(قریشی منظور احمد شاکر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چھنیاں)

---

(۳) میری بیوی حسینہ نگہت کو خارش سخت ہے۔ ایک عرصہ سے تکلیف ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

نیز میری نسبتی ہمشیرہ نعیمہ اختر و شمیم اختر نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(محمد شفیع بھٹی۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ پشاور)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۷۷: میں اقبال اختر زوجہ ڈاکٹر محمد شاء اللہ صاحب انصاری قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/16 I-E ناظم آباد کراچی ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے (۲) میرے زیورات طلائی وزن ۲۸ تولہ قیمتی تین ہزار پانچ سو روپے کے ہیں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۹ مارچ ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ اقبال اختر

گواہ شد ڈاکٹر محمد ثناء اللہ انصاری

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۶۷۸: میں راحت بی بی زوجہ فیروز الدین صاحب پال قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن C-4/5 ماڈرن کالونی منگھوپیر روڈ کراچی ۱۶ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) میرا حق مہر ۳۲/۶ روپے تھا جو میں وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں (۲) میرا زیور طلائی وزنی ۱۵ تولہ قیمتی ۱۸۷۵/ روپے ہے (۳) مجھے مبلغ پچاس روپے بطور جیب خرچ ماہوار میرے خاوند سے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۳ مارچ ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ نشان انگوٹھا راحت بی بی

گواہ شد فیروز الدین پال خاوند موصیہ

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۶۷۹: میں ملک مظفر احمد ولد ملک حیدر علی صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۴½ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو اس وقت مبلغ ایک سو پندرہ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز اقرار کرتا ہوں کہ اس کے بعد جو بھی (یعنی وفات کے بعد) میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی

العبد ملک مظفر احمد

گواہ شد محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی

گواہ شد رحیم بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ۔ راولپنڈی۔

نمبر ۱۵۶۸۰: میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری نجیب اللہ صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام پور اسٹیٹ ڈاک خانہ میرپور بھٹورو ضلع ٹھٹھہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۳/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر پانچ صد روپیہ وصول شدہ زیور طلائی وزن ۱۲½ تولہ قیمتاً سولہ صد دس ۱۶۱۰/- روپیہ ہے کل میزان بمعہ حق مہر مبلغ اکیس سو دس روپیہ ۲۱۱۰/- ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ر۔ ق

راقم الحروف ناصر احمد ولد چوہدری باغ دین صاحب مرحوم کاتب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ۲۶/۳/۶۰

الامۃ خورشید بیگم زوجہ چوہدری نجیب اللہ خان

گواہ شد نجیب اللہ خان خاوند موصیہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۵۶۸۱: میں محمد نواز ولد فتح محمد خان قوم البڑو پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۸ء ساکن انور آباد ڈاک خانہ وارہ ضلع لاڑکانہ صوبہ سندھ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۳/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسکول سے بطور تنخواہ مجھے ۱۲۶/- ایک صد چھبیس روپیہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور میری وفات پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ والسلام

خاکسار ماسٹر محمد نواز ابڑو نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ انور آباد لاڑکانہ

گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ ۲۷-۳-۶۰

گواہ شد عبدالحکیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ انور آباد اسسٹنٹ منیجر گورنمنٹ سکول وارہ لاڑکانہ

درخواستِ دعا: میری دادی جان عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(مبارک احمد قاضی دارالصدر ربوہ) غربی

اعانت الفضل

مکرم وحید احمد صاحب جنجوعہ (ابن عبد الحمید صاحب جنجوعہ) محلہ دارالرحمت ربوہ نے اپنی بہن طیبہ حمیدہ کی میٹرک فائنل کے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں پانچ روپے بطور الفضل اعانت ارسال کئے ہیں جزاک اللہ۔ ان کی طرف سے ایک مستحق کے نام سال بھر کیلئے اخبار جاری کر دیا جائیگا۔ احباب اس بچی کی مزید علمی کامیابیوں کے لئے دعا فرمائیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

اکناف عالم میں اشاعت اسلام سے متعلق مساعی کے ایمان افروز مناظر

ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں ربوہ کے مختلف محلہ جات میں اسلام کی اشاعت کے مناظر بذریعہ میجک لینٹرن دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ قبل ازیں تین تقریبات کا ذکر آ چکا ہے کا چوتھا لیکچر ربوہ کے فیکٹری ایریا میں صدر محلہ مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس نوعیت کی پانچویں تقریب پھر شام کو محلہ دارالنصر کے ایک کھلے میدان میں زیر صدارت مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد عمل میں آئی۔ جمعدار غلام رسول صاحب آف کوئٹہ نے ٹیپ ریکارڈر سے سیدنا حضرت امیر المومنین کی ایک معرکۃ الآراء نظم سنا کر محظوظ فرمایا۔ بعدہٗ چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال اول نے تقریر فرمائی۔ چوہدری شبیر احمد صاحب نے اشاعت اسلام کے مناظر پر مشتمل سلائیڈز پیش کئے۔ جس کے دوران مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے اپنے منظوم کلام اور تقریر کا سلسلہ جاری رکھا

آخر میں صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے قربانیوں کا قابل رشک نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

یہ دلچسپ اور ایمان پرور اجتماع اسلام کی فتح اور حضرت امیر المومنین کی شفایابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ برخاست ہوا۔

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم چوہدری غلام رسول خانصاحب ولد چوہدری نبی بخش خانصاحب راجپوت سکنہ کریام ضلع جالندھر حال چاہ دوررہ بستی نیل کوٹ ملتان شہر کا نکاح مسماۃ امۃ الحفیظ بیگم بنت چوہدری امیر خانصاحب راجپوت پٹواری مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سکنہ ہیرانہ ضلع ہوشیارپور کے ساتھ مورخہ ۲۵ کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز ظہر ایک ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک میں پڑھا۔ اور مورخہ ۵ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین

نوٹ:۔ چوہدری غلام رسول خانصاحب نے حق مہر نقد ادا کر دیا ہے۔ اور اسی خوشی میں پانچ روپے دفتر الفضل اور ۳۰/- روپے تعمیر مسجد محلہ دارالیمن میں ادا فرمائے ہیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(چوہدری محمد منصف خاں ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دارالیمن ربوہ)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ مریم صدیقہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(بیگم شیخ میاں محمد محسن صاحب مرحوم دارالحمد فیکٹری ایریا۔ لائلپور)

نوٹ:۔ محترمہ بیگم صاحبہ موصوف نے ۱۰/- روپے اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴